اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library

THE DAILY

AL FAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔ شششماہی ۔ سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴ | مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۰۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین شفاہا اللہ تعالےٰ کو اسہال کی تکلیف سے گو افاقہ ہے۔ مگر ضعف زیادہ ہے احباب دعائے صحت کریں۔

جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری۔ جناب مرزا محمد اشرف صاحب ناظم جائداد جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور بوتالوی آج سندھ تشریف لے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی نبی اور ولی قوتِ عشقیہ سے خالی نہیں ہوتا

"اگر مرشد عاشق کی طرح ہو۔ اور مرید معشوق کی طرح تب کام نکلتا ہے۔ یعنے مرشد کو اپنے مرید کی سلامتی کے لئے ایک ذاتی جوش ہو۔ تا وہ کام کر دکھائے۔ سرسری تعلقات سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ کوئی نبی اور ولی قوتِ عشقیہ سے خالی نہیں ہوتا۔ یعنے ان کی فطرت میں حضرت احدیت نے بندگانِ خدا کی بھلائی کے لئے ایک قسم کا عشق ڈالا ہوا ہوتا ہے۔ پس وہی عشق کی آگ ان سے سب کچھ کراتی ہے۔ اور اگر ان کو خدا کا یہ حکم بھی ہو پہنچے۔ کہ اگر تم دعا اور غمخواری خلق اللہ نہ کرو۔ تو تمہارے اجر میں کچھ قصور نہیں۔ تب بھی وہ اپنے فطرتی جوش سے رہ نہیں سکتے۔ اور ان کو اس بات کی طرف خیال بھی نہیں ہوتا کہ ہم کو اس جانکنی سے کیا اجر ملیگا۔ کیونکہ ان کے جوشوں کی بنا کسی غرض پر نہیں۔ بلکہ وہ سب کچھ قوتِ عشقیہ کی تحریک سے ہے

اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ خدا اپنے نبی کو سمجھاتا ہے کہ اس قدر غم اور درد کہ تو لوگوں کے مومن بن جانے کے لئے اپنے دل پر اٹھاتا ہے۔ اسی میں تیری جان جاتی رہیگی۔ سو وہ عشق ہی تھا جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جان جانے کی کچھ پروا نہ کی۔ پس حقیقی پیری مریدی کا یہی اصول ہے۔ اور صادق اسی سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کا قدیمی اصول ہے۔ کہ قوتِ عشقیہ صادقوں کے دلوں میں ضرور ہوتی ہے۔ تا وہ سچے غمخوار بننے کے لائق ٹھہریں۔ جیسے والدین اپنے بچے کیلئے ایک قوتِ عشقیہ رکھتے ہیں۔ تو ان کی دعا بھی اپنے بچوں کی نسبت قبولیت کی استعداد زیادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب قوتِ عشقیہ ہے وہ خلق اللہ کے لئے حکم والدین رکھتا ہے۔ اور خواہ نخواہ دوسروں کا

اخبار احمدیہ

ایک ہندو نوجوان کا قبول اسلام

میانی ۲۲ اکتوبر۔ آج ایک ہندو نوجوان مسمی رام پیارا صاحب نے اپنی تین لڑکیوں اور ایک لڑکے سمیت برضا و رغبت اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام نادر خاں رکھا گیا ہے احباب ان کی استقامت کے لئے دعا کریں۔ (خاکسار حاجی جلال الدین از میانی)

درخواست دعاء

ملک حسن خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس پنشنر کی اہلیہ صاحبہ علیل ہیں نیز ان کے بیٹے ملک ولایت خاں صاحب بی اے بوجہ آشوب چشم بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبداللہ (بوتالوی)

اعلانات نکاح

۱۔ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت شیخ ولی محمد صاحب قوم شیخ ساکن صریح ضلع جالندھر کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر شیخ طالب حسین صاحب ولد شیخ عبدالعزیز صاحب قوم شیخ قانونگو ساکن گورالی ضلع گجرات حال وارد قادیان کے ساتھ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۱۹ اکتوبر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ تعلق مبارک کرے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

(۲) فاطمہ بی بی بنت چوہدری حیات محمد صاحب کا نکاح غلام رسول ولد چوہدری ماہی خاں صاحب چک ۴۱ سے ۲۰۰ روپیہ مہر پر اور عائشہ بی بی بنت چوہدری حیات محمد صاحب کا نکاح پیر محمد ولد چوہدری دیوان صاحب موضع ہری پور ضلع سیالکوٹ سے ۱۰۰ روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار جلال الدین چک ۳۸ جنوبی سرگودھا۔

ولادت

۱۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۶ اکتوبر لڑکا عطا فرمایا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ (خاکسار حافظ فیض اللہ۔ قادیان)

(۲) ۱۰ اکتوبر خاکسار کے ہاں تیسرا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کریم اللہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ایم۔ عبداللہ۔

امیدواران اسمبلی کی امداد

اخبار الفضل کے ایک سابقہ پرچہ میں شائع ہوا تھا۔ کہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک فیصلہ کر کے یہ اعلان کیا جائے گا۔ کہ احباب جماعت نے کن کن صاحبان امیدواران اسمبلی کی امداد کرنی ہے۔ چونکہ صوبہ کے بعض مقامات سے مطلوبہ اطلاعات جن کی بناء پر فیصلہ کیا جا سکے۔ ہنوز موصول نہیں ہوئیں۔ لہذا اس اعلان کو یکم دسمبر ۳۶ء تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

(ناظم انتخابات اسمبلی۔ قادیان)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

(رقم فرمودہ: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گذر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں۔

۳۔ جو دوست خود ادا کر چکے ہیں یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے؟

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوا لیں۔

۵۔ اماموں کو چاہیئے۔ خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں۔

خاکسار: مرزا محمود احمد (۱۳ اکتوبر ۳۶ء)

رنوچک میں جلسہ

رنوچک تحصیل شکرگڑھ میں ۳۰، ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر کو جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ مرکز سے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ مہاشہ محمد عمر صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب تشریف لے جائیں گے۔ شاید اور بھی دوست جائیں۔ رنوچک کے نزدیک کے احباب جلسہ میں شریک ہو کر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں۔

(مہتمم تبلیغ ضلع گورداسپور)

جماعت احمدیہ سامانہ کے جلسہ میں التوا

بعض پیش آمدہ مجبوریوں کی وجہ سے یکم تا ۳ نومبر کو جماعت احمدیہ سامانہ کا سالانہ جلسہ نہیں ہوگا۔ بلکہ دوسری تاریخوں میں ہوگا۔ جن کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ اس لئے تا اطلاع ثانی بیرونی دوست شمولیت جلسہ کی غرض سے تشریف نہ لائیں۔

(خاکسار جمیل الرحمٰن سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سامانہ)

برڈ وڈ اینڈ کمپنی قادیان

کے متعلق

ضروری اعلان

بابو محمد بشیر صاحب مینجر برڈ وڈ اینڈ کمپنی کو بعض وجوہ کی بناء پر برڈ وڈ اینڈ کمپنی قادیان سے الگ کر دیا گیا ہے۔ جن احباب نے اس کمپنی سے رقوم وصول کرنی ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ دس نومبر تک بل بار مستند دفتر تحریک جدید میں ارسال فرمائیں۔ (سیکرٹری صیغہ تجارت

ہم ہو کر اپنے منزل مقصود کو پہنچنے کی کوشش کرے۔

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۵۵ھ

کیا سوراج حاصل کرنے کے یہی طریق ہیں؟

برادرانِ وطن ہوش سے کام لیں!

ہم بارہا اس حقیقت کو واضح کر چکے ہیں۔ کہ ہندوستان کی سیاسی ترقی اور اہل ہند کی آزادی کا راز اس وسیع ممورہ میں بسنے والی مختلف قوموں کے باہم اتحاد اور تعاون میں مضمر ہے۔ اور کوئی عقلمند انسان اس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ جب تک ہندوستان کی مختلف اقوام وطن رواداری کی رُوح پیدا کر کے آپس میں صلح و آشتی سے زندگی بسر کرنا اور ایک دوسرے کے ساتھ عدل و انصاف سے برتاؤ کرنا نہیں سیکھیں گی اس وقت تک اہل ملک کا خواب آزادی کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو گا۔ اور ان کی تمام کوششیں اکارت اور بے فائدہ ثابت ہونگی لیکن کتنی افسوسناک بات ہے۔ کہ جس قدر زیادہ اس وقت اتحاد رواداری تعاون اور وسیع حوصلہ کی ضرورت ہے۔ اسی قدر زیادہ ہمارے مہاسبھائی برادرانِ وطن اپنی تنگ نظری اور تعصب کی بنا پر اتحاد کی راہوں کو مسدود کرنے اور ہندوستان کی دو بڑی قوموں یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان عناد اور منافرت کی خلیج کو وسیع کرنے میں مصروف ہیں۔ وہ آئے دن پریس اور پلیٹ فارم سے کھلم کھلا اپنی اس ذہنیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں جس کے سمی اثرات ہندوستان کے سیاسی جسم میں سرایت کر کے اس کے خون کو حد درجہ مسموم کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کی جبین شرافت ہمیشہ ہندو مسلم فسادات کے مکروہ اور گھناؤنے دھبوں سے آلودہ اور داغدار رہتی ہے

ہندو مہاسبھا کے رہنما جن میں ہندوؤں کے "جگت گرو" ڈاکٹر کرت کوٹی سب سے پیش پیش ہیں۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ بیسیوں دفعہ مسلمانوں کے خلاف اپنے کینہ اور بغض کی بھڑاس نکالتے ہوئے اس نہایت ہی افسوسناک جملہ کو اپنی زبان پر لا چکے ہیں۔ کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔ مسلمانوں کو یا تو یہاں سے نکل جانا ہوگا۔ اور یا ہندوؤں کا غلام بن کر رہنا ہوگا۔ حیرت ہے۔ کہ اس قسم کا اعلان کرتے ہوئے ایک قطرہ انفعال بھی ان کی یا ان کے سننے والوں کی جبین پر نمودار نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کے متعلق اس قسم کے ارادے رکھنے اور ان کا اظہار کرنے والوں کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ وطن اور قومیت کے شدید ترین دشمن اور ملک کو ہمیشہ کے لئے غلامی اور محکومی کی زنجیروں میں جکڑے رکھنے کے خواہاں ہیں

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں جو حال ہی میں لاہور میں منعقد ہوا۔ مہاسبھا لیڈروں کی طرف سے پھر اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ جن سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بُعد اور نفرت کا بڑھنا ایک لازمی امر ہے۔ ہم انصاف کے نام پر اس قسم کی ذہنیت رکھنے والے ہندو بھائیوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا ہندوستان کے لئے آزادی حاصل کرنے کے یہی طریقے ہیں اور کیا یہی وہ طریق ہے جسے اختیار کر کے وہ سوراج حاصل کرنے کے خواہاں ہیں اگر وہ ہندوستان کو صرف ہندوؤں کیلئے محفوظ کرنا مسلمانوں یا دوسری غیر ہندو قوموں کو غلام بنانا اور ان کی محکومی کا جُوا اپنی گردن پر اٹھانے سے گریز کرنے والی قوم کو ہندوستان سے نکال دینا چاہتے ہیں۔ تو ہم ان سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ ان کا یہ خواب پورا ہو چکا۔ اور ان کی یہ آرزو بر آ چکی۔ نہ مسلمان اور نہ کوئی اور غیر ہندو قوم ہندوستان سے نکل سکتی ہے۔ اور نہ اسے غلام اور محکوم بنا کر رکھا جا سکتا ہے۔ ہندوستان میں ہر قوم باعزت اور باوقار طریق پر زندگی بسر کریگی۔ ہندو مہاسبھائیوں کی اس قسم کی گیدڑ بھبکیاں اور ہرزہ سرائیاں دوسری اقوام کے حقوق پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتیں۔ اور نہ انہیں اپنے حقوق سے دست بردار ہونے کے لئے مرعوب کر سکتی ہیں۔ ہاں ان کا اگر کوئی اثر ہو سکتا ہے۔ تو صرف اتنا! کہ قوموں میں باہمی مناقشت اور کشمکش کو تقویت مل جائیگی اور آقایانِ وائٹ ہال کو سلسلِ غلامی کے مضبوط کرنے کا موقع! اور یہ بات ان لوگوں کے لئے نہایت شرمناک اور ندامت آفرین ہوگی۔ جو اپنی کوتاہ بینی اور عاقبت نااندیشی کے باعث اس کے ذمہ دار ہونگے۔

مہاسبھا کے تیسرے دن کے آخری اجلاس میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا۔ اور جن قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ انہیں پڑھ کر کوئی ہوش و خرد رکھنے والا انسان اظہار تاسف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً بھائی پرمانند نے اپنی تقریر کے دوران میں یہ دیدہ دانستہ غلط بیانی کی۔ کہ "پنجاب میں یو۔پی میں اور تمام نارورن انڈیا میں مسلم راج قائم ہو رہا ہے..... گورنمنٹ بھی چاہتی ہے۔ کہ ہر صوبہ میں ہر محکمہ میں مسلم راج ہو" (ملاپ ۲۵ اکتوبر)

کہئے اب مسلم راج کے قیام میں کونسا دقیقہ باقی ہے۔ جب گورنمنٹ بھی مسلم راج کی حامی ہو۔ تو پھر ہندوؤں کا تو اللہ ہی بیلی ہے۔ کاش بھائی جی سمجھتے۔ کہ جس طرح ہندوؤں کی اکثریت والے صوبوں میں ہندوؤں کو کثرتِ نیابت حاصل ہونیکی وجہ سے "ہندو راج" حاصل ہے۔ اسی طرح پنجاب۔ بنگال اور صوبہ سرحد میں مسلمانوں کو ان کی آبادی کی بنا پر اگر برائے نام اکثریت مل جانے سے مزعومہ "مسلم راج" حاصل ہو گیا۔ تو کونسا قہر آ گیا۔ اور کونسی آفت برپا ہو گئی۔ مسلمانوں پر خواہ مخواہ اور بلاوجہ برسنے کی اس سے بڑھکر اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔

مسٹر رادھا کمد مکرجی کے فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ریزولیوشن سے پھر مہاسبھا کی باسی کڑھی میں ابال آ گیا۔ ہم بارہا فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ہندوؤں کے پراپیگنڈا کی لغویت کو واضح کر چکے ہیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ اپنی ہٹ پر بدستور قائم ہیں۔ ان کے نزدیک "فرقہ وار فیصلہ تو قومیت اور جمہوریت کے منافی ہے" لیکن ان کے یہ عزائم کہ ہندوستان کی ہر چیز پر ہندو قابض ہو جائیں۔ اور ہندوؤں کی گردنوں میں غلامی کا طوق ڈال دیا جائے۔ عین قومیت اور خالص جمہوریت ہے ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

کانفرنس کے شرکاء کی زہر چکانی صرف اسی پر ختم نہیں ہو گئی۔ منگل سنگھ جی کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔ انہوں نے ہندو سنگھٹن کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ "گورو گوبند سنگھ جی کے سات سالہ اور نو سالہ بچوں نے مسلمان بننے کی بجائے دیواروں میں چنے جانیکو ترجیح دی تھی۔ بھائی متی داس مسلمان نہیں بنے تھے۔ بلکہ ان کا آرے سے سر چیر دیا گیا تھا۔ لیکن جو اٹھتا ہے ہندوؤں پر چڑھ دوڑتا ہے مسلمان تو ہمیشہ مکہ اور مدینہ کا خواب لیتا ہے لیکن ہندو ہمیشہ سوراج کا طلبگار رہتا ہے" (پرتاپ ۲۵ اکتوبر) دیکھئے کیسے کیسے "تاریخی حقائق" پیش کر کے مسلمانوں کے مظالم کی داستانیں گھڑی گئی ہیں۔ اس قسم کی غلط بیانیوں کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بغض اور عناد کی آگ کو ہوا دی جائے اور ان کے اتحاد کو ہمیشہ کیلئے ناممکن بنا دیا جائے۔ ہم برادرانِ وطن سے درخواست کرینگے۔ کہ وہ اپنے لئے اور اپنے ملک کی خاطر ان باتوں اور اس مسلک سے پرہیز کریں۔ اور خیالی دنیا سے نکل کر دنیائے حقائق میں آئیں۔ تا ان کی اور دوسروں کی بھلائی ہو۔ اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو

عشق و محبت ۵

وجوہات فراق ——— اور ——— پھر ملاقات

للہ الحمد میانِ من و او صلح فتاد
حوریاں رقص کناں ساغرِ شکرانہ زدند

(حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے)

ایک وصل کا نمونہ اور اس کے بعد جُدائی کی تلخی کا اندازہ ناظرین گزشتہ مضامین سے کر چکے ہوں گے۔ اب ایک دو باتیں سالک کی جُدائی کی وجوہات میں سے خصوصاً ذکر کرتا ہوں۔ کیونکہ جُدائی بھی قبض ہے۔ بشرطیکہ ملاقات پھر نصیب ہو جائے۔ اور لعنت ہے اگر اس کے بعد ملاقات نصیب نہ ہو۔ پس سرسری طور پر ابتدائی جُدائی کا حال سُن لو۔

قبض اور بسط کے متعلق ایک مستقل مضمون انشاء اللہ آپ کے سامنے آ جائے گا۔ مگر بعض قسمیں جدائی کی یہیں بیان کر دیتا ہوں۔ جو لمبی اور خوفناک ہیں۔ اور جن کے دُور کرنے کے لئے خاص طریقے اختیار کرنے پڑتے ہیں:۔

سالک سے کسی گناہ کا سرزد ہونا

(۱) ایک قسم تو یہ ہے۔ کہ کوئی گناہ اس سالک سے صادر ہو۔ ہر گناہ جُدائی کا موجب نہیں ہوتا۔ بلکہ میرا یقین ہے۔ کہ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو بندہ خدا سے نہ مل سکتا۔ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو انسان ترقی نہ کر سکتا۔ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو خدا کے نزدیک انسان کی قدر ایک جانور سے زیادہ نہ ہوتی۔ اور اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو انسان پیدا ہی نہ کیا جاتا۔ اور یہ سارا سلسلہ صفاتِ الٰہی کی جلوہ گری اور انسان کی عشق و محبت کا محض یونہی بیکار رہ جاتا اس سے زیادہ میں اس وقت نہیں بیان کروں گا۔ مگر گناہ گناہ میں فرق ہے۔ ایک گناہ ہزار نیکی سے بڑھ کر اور لاکھ حسنات سے زیادہ خدا کو پیارا ہوتا ہے۔ اور وُہ آدم کا فطرتی گناہ ہے اور دوسرا گناہ جو شیطان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ابلیس کے خواص میں سے ہے۔ وہ دوسری قسم ہے۔ اور اس کا نتیجہ ہے لعنت۔ دوری۔ مہجوری۔ اور وُہ بھی مستقل۔ دائمی۔ ابدی۔ پس فرق کرو دونوں گناہوں میں اور ترقی کرو آدم والے گناہوں کے زینہ سے اور سانپ اور زہر سے زیادہ ڈرو ابلیس والے گناہوں سے۔ اور پاس بھی نہ پھٹکو۔ ان کے ورنہ مارے جاؤ گے اور جہنم سے ورے پھر کہیں ٹھکانا نہ ہوگا۔ اب میں سارا سبق نہیں پڑھا سکتا۔ گناہ کے متعلق اس مضمون میں۔ پس کھولو قرآن مجید۔ اور دیکھو فرق دونوں کا۔ اور دونوں کے نتیجہ کا۔ اور تدبر کرو۔ تاکہ کھول جائے یہ نیا باب علم و معرفت کا تمہارے اوپر:۔

آدم کی فطرتی کمزوری والے گناہ کے بعد خدا اسے خود ڈھونڈتا پھرتا ہے اور محبت سے۔ درختوں کی اوٹ میں اسے آواز دیتا ہے۔ کہ "اے آدم تو کہاں ہے" اور آدم اس کی اس آواز اور اس بلانے پر ہی محبت کے مارے قربان ہوا جاتا ہے۔ اور ابلیس حجت کرتا ہے۔ اور اپنے گناہ کو تسلیم نہیں کرتا اور فاخرج فانک رجیم۔ اور اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ کا مورد بن جاتا ہے:۔

جدائی کے دو وجوہ

اس جملہ معترضہ کے بعد جدائی کی دو وجوہات بیان کرتا ہوں:۔

(۱) مستقل اور دائمی جدائی۔ یا ابلیس والی جدائی۔ یہ ان گناہوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو خاص ابلیس سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا نام ہے۔ ابا۔ استکبار۔ ارادۃً خدا پر جھوٹ بولنا۔ گناہ کا اعتراف نہ کرنا بلکہ اس کا مقابلہ کرنا۔ اور خدا کے ارادوں میں مخل ہونا۔ اور ان کو پورا ہونے سے روکنے کے لئے کامل کوشش میں لگ جانا اور جہنم اور غضب دیکھ کر بھی نرم نہ ہونا۔ بلکہ ضد اور ہٹ میں بڑھتے جانا۔ اور احکام الٰہی کو نسیان اور غفلت کی وجہ سے نہیں بلکہ ارادہ اور قوت کے ساتھ رد کرنا۔ اور اس کے دوستوں کے ساتھ عداوت رکھنا اور اس پر جم جانا:۔

پس یہ ہلاکت ہے۔ اور اس کا کوئی علاج نہیں۔ سوائے آخرۃ کے جہنم کے کیونکہ اس دنیا میں پھر ایسے شیطان کو ارادۃً ڈھیل دے دی جاتی ہے۔ اور نور ضمیر اس کا مر جاتا ہے اور اسے کوئی احساس اپنے گناہ کا نہیں رہتا۔ بلکہ وُہ ہر مخالفت حق پر فخر محسوس کرتا ہے۔ اور اپنی کارروائیوں پر ندامت نہیں ظاہر کرتا۔ اور سب سے زیادہ آسان طریقہ اس حالت کے پہچاننے کا یہ ہے۔ کہ جو اس وقت آدم کے ظل موجود ہوں۔ جیسے نبی وقت یا اس کا خلیفہ۔ ان لوگوں سے اسے ظاہری یا مخفی نفرت۔ ظاہری یا مخفی عداوت اور دشمنی ہوتی ہے۔ اور مخفی اس لئے کہا۔ کہ بعض آدمی مرید اور مبایع بھی کہلاتے ہیں اور پھر بھی ان کے قلب کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ وُہ خلیفہ پر ہمیشہ دل میں اور اپنی بے تکلفی کی مجلسوں میں معترض رہتے ہیں۔ یا اعتراض سنتے رہتے ہیں۔ اور ان کا قلب حقیقۃً ایک مخفی بغض سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور سب مریدی ان کی نفاق پر مبنی ہوتی ہے۔ اور پھر ایک دن آتا ہے۔ کہ ان کا گند ظاہر ہو جاتا ہے اور وُہ مرتد ہو جاتے ہیں۔ پس اے عزیز ہمیشہ یہ دیکھتا رہ۔ کہ تیرے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ذکر سے یا ان کے سامنے آنے سے۔ یا ان پر اعتراضات سُنکر ایک مخفی حالت نفرتی جذبات کی پیدا ہوتی ہے یا عشق کے ولولہ اور تصدق ہو جانے کی۔ پس یہ سب سے آسان ٹسٹ اور معیار ہے جو ہر شخص خود ہی اپنے دل میں کر سکتا ہے۔ اور بعض دفعہ یہ بات ہوتی ہے۔ کہ عموماً تو وُہ اچھے لگتے ہیں۔ مگر جب وہ ناراض ہوں۔ یا اس کے برخلاف کوئی فیصلہ کریں۔ یا اسے یا اس جیسے لوگوں کو کسی قسم کی تنبیہ کریں۔ صرف اس وقت یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ تو سمجھ لے۔ کہ ابلیس نے تیرے دل میں آکر نیا نیا ڈیرہ جما دیا ہے۔ اور اب تیری حالت خطرناک ہونے والی ہے۔ پس فکر کر۔ اور اعوذ بہت پڑھ کیونکہ ایسی حالتوں اور ایسے گناہوں کا سوائے اس کے کوئی علاج نہیں۔ اور صدقہ دے اور اپنے نفس سے دو ٹوک فیصلہ کرے کہ میں مر جاؤں گا۔ مگر اب اس شخص کو اور اس کے چوکھٹ کو نہیں چھوڑوں گا۔ اور جنگل میں نکل جا۔ اور آہ و زاری کر اور نہ صبر کر جب تک ایک جذبہ ان کی محبت کا پھر پیدا نہ ہو جائے:۔

آدم کے اخراجِ جنت والی جُدائی

(۲) دوسری جدائی آدم کے اخراج جنت والی جدائی ہے۔ یہ ہر سالک کو پیش آتی ہے یعنی جب وہ خدا تعالے کی طرف یا اس سلسلہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تو رجوع کرتے ہی اس پر انوار و فیوض ربانی کے سب طرح کے دروازے بطور نمونہ کے کھل جاتے ہیں۔ جس طرح ایک میوہ فروش کی دوکان پر کوئی شخص جا دے۔ تو وُہ مفت ہر قسم کا نمونہ اسے چکھاتا ہے۔ تاکہ وُہ ان میووں کو خریدے۔ اور ان کی لذت اٹھائے۔ اب اگر کوئی بے وقوف تھوڑا تھوڑا نمونہ چکھ کر پھر وہیں کھڑا رہے۔ اور قیمت دینے میں نہ آئے۔ اور یہ کہے۔ کہ مجھے اور میوے کھلا جا تو آخر ایسا آدمی دوکان کے آگے سے دھکے دے کر نکال دیا جائے گا۔ اور اسے کہا جائے گا۔ کہ ہم نے تو نمونہ صرف تجھے اس لئے چکھایا تھا۔ کہ تجھے معلوم ہو جائے۔

کہ ہمارا مال اعلےٰ اور اصلی اور طرح طرح کا ہے۔ اور قابل حاصل کرنے کے ہے۔ اب جب تو نے دیکھ کر اور چکھ کر اس بات کی تصدیق کرلی۔ اور شبہ نہ رہا۔ اور دوکاندار کی دیانت اور دعوائے صداقت پر خود گواہ ہو گیا۔ تو لا۔ اب قیمت لا۔ اور جتنی چاہے۔ خرید لے

سو اسی طرح سلسلۂ احمدیہ۔ یا طریقِ سلوک کے داخل ہونے والے طالبِ علم سے یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس کا سچا طالب بنتے ہی دوکاندار یعنی ذاتِ باری اپنے جلوہ اور حسن اور احسان کا ذرا سا پردہ اٹھا دیتا ہے۔ اور بطور نمونہ اسے اپنی لذت چکھا دیتا ہے۔ اور پھر قیمت کا طالب ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی قیمت نہ دے۔ تو اسے بھی وہاں سے دھتکار دیا جاتا ہے۔ اور قیمت وہاں کی جان ہے۔ اور مال اس سے ورے سودا ہوتا ہی نہیں ؛

پس جو ان باتوں پر پورے دل سے آمادہ نہ ہو۔ یا قیمت دینے کا خیال ہی نہ کرے۔ اسے دوکان کے سامنے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ اور اس کی ساری وہ کیفیات سلب کرلی جاتی ہیں۔ اور وہ پھر ہمیشہ ساری عمر یہ کہتا رہتا ہے۔ کہ آہ ایک دفعہ دیکھا ہے۔ پھر دیکھنے کی ہوس ہے۔ مگر بے وقوف یونہی آہ وزاری کرتا ہے۔ اور قیمت ادا نہیں کرتا۔ اور چیختا چلاتا ہے۔ اور سب سے زیادہ قیمتی متاع یونہی اڑانا چاہتا ہے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور کیونکر ممکن ہے ؛

سو جس شخص پر تجلیاتِ الٰہی نازل ہو کر پھر راستہ بند ہو جائے۔ وہ یہ سوچ لے۔ کہ اب قیمت کی ادائیگی کا وقت آگیا ہے۔ اور اس قیمت کی ادائیگی کا مطالبہ خود اس محبوب کی طرف سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ اگلے مضمون میں ذکر آئیگا اور غور کرو۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ آدمؑ کو بھی پہلی جنت اسی لئے ملی تھی۔ اور پھر اس سے قیمت مانگی گئی تھی۔ کہ اب وہ اور اس کی نسل ہزارہا سال مصائب۔ اور مجاہدات کرے۔ اور اپنی جانوں اور مالوں کی قربانی کا مظاہرہ قیامت تک کرتی رہے تو پھر دائمی جنت اسے ملے گی شجرِ ممنوعہ کھانا تو صرف ایک بہانہ تھا۔ آدم کو وہاں سے نکالنے کا ورنہ اس نے بہر حال وہاں سے نکلنا تھا۔ کیونکہ وہ جنت تو نمونہ تھا نہ کہ پیٹ بھرنے کی چیز۔ اور خدا تعالےٰ کے سب کام حکمت پر مبنی ہیں ؛

پھر اگر اس جدائی کے بعد انسان اس راستہ کے پیچھے پڑا رہے۔ اور قیمت دیدے۔ تو پھر وہی میوے ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ مگر ساتھ ساتھ۔ مجاہدات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور کوئی وقت بھی مفت خوری کا نہیں آتا۔ بلکہ عبادات کی اور اعمالِ صالحہ کی اور امتحانات کی۔ اور قربانیوں کی چکی عمر بھر پیسنی پڑتی ہے۔ تب وہ تعلق قائم رہتا ہے۔ ہاں کچھ مدت بعد وہ عبادات اور مجاہدات بالکل فطرتی بن جاتے ہیں۔ اور ان میں ایک لذت اور ایک راحت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کوئی دقت ان کی ادائیگی میں نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ بجائے اس کے نہایت لطف آتا ہے۔ اور قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے سو یہ پہلا قدم ہے دُنیا میں جنت ملنے کا۔ اور اس سے آگے جو تعلقات محبوب سے قائم ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ کوئی غم اور حزن کسی قسم کا باقی نہیں رہتا۔ اور ہر ابتلاء اور امتحان میں کامیابی نصیب ہوتی ہے اور ایسی ایسی باتیں پیش آتی ہیں۔ جن کا نام اگر **وصلِ الٰہی** رکھوں۔ تو بجا ہے۔ اس حالت کی تفصیل انشاء اللہ ایک الگ مضمون میں بیان کروں گا۔ اور وہاں تفصیلی ذکر ہوگا۔ کہ وصلِ الٰہی اس دُنیا میں کس طرح اور کس حد تک ہوتا ہے۔ اور آخرت کے وصل میں اور اس دُنیا کے وصل میں بڑا فرق کیا ہے۔ اور وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ کا کیا مطلب ہے ؛

انسان کو کبھی نا امید نہیں ہونا چاہیئے

غرض یہ جدائی صرف بے قراری اور بے چینی کو زیادہ کرنے۔ اور عشق کی آگ کو بھڑکانے کے لئے ہوتی ہے۔ تاکہ اس کی وجہ سے جو قیمتِ وصل مانگی جائے۔ وہ عاشق ادا کرے ؛

بعض لوگ یہیں نا امید ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ افسوس ہم پر ایک دفعہ بہت عمدہ حالت لذتِ عبادات اور عشق کے ولولوں۔ اور معرفت کے جلووں کی آئی تھی۔ مگر پھر جاتی رہی۔ پس وہ اسے قسمت کا چکر سمجھ کر راضی بقضا ہو جاتے ہیں۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں نہ ہوتے۔ یا ہم ان کے قدموں میں نہ ہوتے۔ تو یہاں بھی یہی معاملہ ہوتا ؛

مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بار بار ہمیشہ یہ فرمانا۔ کہ بموجب شعر ؎

گر نباشد بدوست رہ بردن
شرطِ عشق است در طلب مردن

کبھی آدمی نا امید نہ ہو۔ چاہے ساری عمر اس کے در پر گزر جائے۔ اور کبھی یہ خیال ہی نہ رکھے۔ کہ مجھے کوئی اجر ملے۔ اس بات نے ہلاکت سے بچا لیا۔ اور میں نے کبھی ان تین سال میں اس راستہ کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ اور آخر معاملہ یہاں تک پہونچا کہ جہاں سے رسی ٹوٹی تھی۔ وہاں سے پھر جڑ گئی۔ اور جہاں سے تعلق منقطع ہوا تھا۔ وہاں سے پھر اس کی مرمت ہو گئی۔ صرف اس لئے کہ میں باوجود جدائی کے اس دروازہ سے نہیں ٹلا۔ اور باوجود کمال نا امیدی ہمیشہ امید ہی باندھے رکھی ؛

آخر وہ وقت آگیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قدموں کے طفیل پھر وہ مصیبت دور ہو گئی۔ اور مصیبت دور ہونے کا پہلا اثر یہ ہوا۔ کہ وہی حالات پھر پیدا ہوئے۔ اور پیدا ہو کر آگے چلے اور دو نئی باتیں پیش آگئیں: پہلی دعوائے عشق دوسری قربانیٔ عشق ؛

دعوائے عشق

دعوائے عشق یہ کہ محبوب۔ پہلے اپنے عاشق کے منہ سے اقرار کرواتا ہے۔ کہ میں تیرا اور صرف تیرا فریفتہ۔ تیرا اور صرف تیرا بندہ۔ تیرا اور صرف تیرا عاشق ہوں۔ اور ان الفاظ کے مونہہ سے نکالنے سے پہلے اس سے اقرار لیا جاتا ہے۔ کہ میں تیرے لئے ہر چیز قربان کرنے کو تیار رہوں۔ خواہ مال ہو۔ جان ہو۔ مکان ہو۔ جائداد ہو۔ بیوی بچے ہوں۔ رشتہ دار۔ یا دوست اور والدین ہوں۔ عزت و وجاہت ہو یا ننگ و ناموس ہو۔ غرض ہر چیز کو میں تیرے مقابلہ میں چھوڑ دُونگا ؛

یہ وہ دعوےٰ ہے۔ جس کو میں نے "**وہ دن**" کے مضمون میں چند روز ہوئے۔ بیان کیا تھا۔ اور جس کے لئے "الفضل" مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۳۶ء کا پھر مطالعہ کرو۔ اور جس کا ہونا اگلے حال کے لئے ضروری ہے اور بغیر اس فیصلہ کے آگے قدم نہیں اُٹھتا ؛

"وہ دن" مجھ پر کب آیا

میرے لئے یہ دن اس روز آیا۔ جس روز ہم ایک دن ایک پارٹی ہو کر پھیرو چیچی کی طرف شکار کے لئے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام بھی اس پارٹی میں شریک تھے۔ جب ہم گاؤں کے قریب پہونچے۔ اور بندوقیں اٹھا کر پرندوں کی تلاش میں متفرق ہو گئے۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ اس آسمانی شکاری نے ایک نظرِ محبت کی ڈال کر میرے دل کو اس طرح شکار کر لیا۔ کہ میرے عقل و شعور بالکل جاتے رہے۔ اور میں نے اس جنگل کی تنہائی میں بلند آواز سے سوچنا شروع کیا۔ اور کہا۔ کہ اے فلاں ابن فلاں تیری ساری عمر اسی طرح ضائع چلی گئی۔ اور تیرے رفیقِ سفر سب آگے نکل گئے اور ع :-

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
لیکن تو اسی نحوست میں پڑا ایڑیاں رگڑتا رہا۔

بس اب فیصلہ کر یا تو اس راہ کو چھوڑ ہی دے۔ ورنہ دُنیا کی ہر چیز ہر راحت و آرام ہر عیش و عشرت اور ہر رشتہ داری اور تعلق کو آج سے۔ نہیں ابھی سے۔ نہیں اسی سیکنڈ سے خیر باد کہہ۔ اور کہدے کہ خواہ مجھے وہ ملے یا نہ ملے۔ خواہ ساری عمر ڈھونڈتے گذر جائے۔ اور ایک آواز بھی ادھر سے نہ آئے بلکہ آئے تو مردود اور مخذول ہونے کی آئے۔ تب بھی اب اسکے سوا دُنیا کی کسی چیز سے تعلق نہیں رکھنا۔ اور پھر ایک ایک ذلت کا سین میں نے اپنے آگے سے گذارا۔ اور ہر ممکن سے ممکن مصیبت کا خیالی مزا چکھا۔ اور بار بار دل سے پوچھکر اور اسے ڈرا ڈرا کر جب اپنے نفس کو کامل طور پر برضا و رغبت آمادہ پایا۔ اور دنیا کی ہر چیز ہر مال ہر عزت ہر اولاد۔ ہر عورت اور ہر وجاہت کو ایک تودۂ خاک دیکھ لیا تو پھر ایک نہایت سخت بیقراری اور جوشش کے ساتھ جو میرا پیدا کردہ اور آوردہ نہ تھا۔ بلکہ اوپر سے نازل شدہ تھا۔ میں نے وہیں زمین پر سجدہ میں گر کر کہدیا۔ کہ اب میں تیری ہی قسم کھا کر تجھے کہتا ہوں۔ کہ تیرے دروازہ سے نہیں ہٹونگا۔ خواہ تو مجھے ملے یا نہ ملے۔ اور اب میں تیرا دامن نہیں چھوڑ دنگا۔ خواہ تو مجھے اپنا چہرہ دکھلائے یا نہ دکھائے۔ یہ دل تیری محبت میں گرفتار ہے۔ اور اس میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ سو تو ہی میری مدد کر کہ تیرے سوا اور کوئی مدد کرنے والا نہیں۔ اور مجھے اتنی لمبی جدائی کے بعد پھر اپنے غلاموں میں داخل کرلے۔ کہ تیرے سوا کوئی میرا آقا نہیں ہوسکتا۔ اللھم بوجھك الكريم اياك نعبد واياك نستعين۔ میری رُوح اس وقت گداز ہوگئی اور اسکے آستانہ پر بہہ گئی۔ اور میں نے محسوس کرلیا کہ کسی نے گویا میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور مجھے اٹھا کر کھڑا کر لیا۔ کہ بس تیری اسی بات کا انتظار تھا۔ میں تو اس ربودگی میں تھا۔ کہ ادھر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی آواز آئی۔ کہ میر صاحب آیئے وہ کتنی چڑیاں بیٹھی ہیں۔ بندوق چلایئے ان کے اس فقرہ کو سُنکر میری جو حالت ہوئی میں بیان نہیں کرسکتا۔ بس زہر کا گھونٹ پی کر رہ گیا۔ ادھر سے تو یہ رحم اور یہ فضل اور ادھر یہ صاحب مجھ سے اس کے شکریہ میں خدا کی اس ننھی ننھی اور پیاری مخلوق کو تماشہ کے طور پر مروا رہے ہیں۔ مگر وہ تو پڑھے ہوئے بلکہ پڑھاتے ہوئے جن تھے۔ جھٹ ہی گئے۔ اور تمام پارٹی پیچھے پڑ گئی۔ میں نے بھی بندوق اٹھاکر مونڈھے سے لگائی اور ہم گز نشانہ اونچا کرکے فائر کر دیا۔ ایک پرندہ بھی نہیں گرا۔ اور بیسیوں چڑیاں پھُر پھُر اُڑ کر اِدھر اُدھر چلی گئیں۔ اس پر ان شکاری صاحب کو بہت عمدہ موقعہ مذاق کا سُوجھا۔ اور ان کے پاس جو جو چُست فقرے اور جو جو موزون اور بامذاق کلام تھا۔ سب میرے سامنے پیش کیا گیا مگر مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ غرض اسی طرح پھرتے پھراتے وقت گذار نے قادیان ظہر کی نماز کے ذرا بعد واپس آگئے۔ اور عہد محبت باندھ آئے۔ اور وُہ بھی پھیر دیچی کے بابرکت جنگل میں کیونکہ کئی کام قادیان میں نہیں بلکہ قریبًا من القادیان میں بھی ہوتے ہیں۔

مطالبہٴ قربانی کی رات

اس کے بعد خدا جانے کیا کیا ہوتا رہا۔ اور آخر وہ رات بھی آگئی۔ جو مطالبہ قربانی کی رات تھی۔ یعنی رونمائی کا مطالبہ۔ اس کا ذکر اگلے مضمون **خمخانۂ عشق** میں آئے گا۔ فی الحال یہ کہدینا کافی سمجھتا ہوں۔ کہ پھر خدا تعالےٰ کا فضل ہی شامل حال رہا۔ اور گیارہ سال انتظار کے بعد پھر میرے اندر سے ایک نظم نکلی۔ جس کا نام ہے **ملاقات**۔ اور جو ذیل میں درج ہے۔ یہ گیارہ سال اسی بیم و رجا میں گذرے۔ کہ کہیں پھر کوئی ویسی ٹھوکر نہ لگے۔ جیسی پہلی لگی تھی۔ جب ایک زمانۂ دراز گذر گیا۔ اور اپنے دل نے اُوپر سے مدد پاکر یہ گواہی دیدی۔ کہ بے شک اب اسے شائع کردو۔ اور چھاپ دو۔ تب ۱۹۳۱ء میں میں نے اسے شائع کردیا۔ اور بطور حصہ چہارم بخار دل کے یعنی پہلی تین نظموں کے تتمہ کے طور پر اخبار میں چھاپ دی گئی۔ اور اس میں شکر حضرت باریتعالیٰ کا اس کی مہربانیوں اور عنایتوں کی وجہ سے نہایت ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کیا گیا۔ کیونکہ فراق سے جلے ہوئے دل میں سے جیسا گرم گرم شعر نکلتا ہے۔ ویسا خوش و خرم دل سے نہیں نکل سکتا۔ یہ نظم الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۳۱ء میں چھپ چکی ہے مگر اس قصہ کے تسلسل میں اس کا اس وقت شائع کرنا پھر ضروری ہے ساتھ ہی میں پھر عرض کئے دیتا ہوں کہ یہ کوئی کہانی اور آپ بیتی والا قصہ بطور کہانی کے نہیں ہے۔ بلکہ صرف اور صرف یہی نیت اور غرض ہے۔ کہ جماعت میں عشق و محبت کا رنگ زیادہ نمایاں طور پر ظاہر ہو۔ تاکہ قربانیاں آسان ہو جائیں۔ اور معیار ان کا بلند ہو جائے۔ اور افراد پر خدائیانہ رنگ چڑھ جائے اور جماعتیں بجائے کسی مدرسے کی جماعتوں کے مانند ہونے کے مکتبِ عشق کی جماعتیں بن جائیں اور لوگ پروانہ وار شمع عشق یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر گرنے لگیں اور دُنیا پھر اس مظاہرہ کا نمونہ دیکھ لے۔ جو پہلے زمانہ کے عشاق بارگاہِ احدیت کے کوچہ میں آدم علیہ السلام کے وقت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زمانہ تک دکھاتے آئے ہیں۔

بخارِ دل حصہ چہارم۔ "ملاقات"

اے خوشا وقت کہ پھر وصل کا ساماں ہے وہی
دستِ عاشق ہے وہی یار کا داماں ہے وہی

دل کے آئینہ میں عکسِ رُخِ جاناں ہے وہی
مردمِ چشم میں نقشِ شہِ خوباں ہے وہی

ہوگئی دُور غمِ ہجر کی کلفت ساری
شکر صد شکر کہ اللہ کا احساں ہے وہی

مژدہ اے جان و دلم پھر وہی ساقی آیا
مے وہی۔ بزم وہی، ساغرِ گرداں ہے وہی

مل گئے طالب و مطلوب گلے آپس میں
ربِّ محسن ہے وہی بندۂ احساں ہے وہی

پھر وہی جنتِ فردوس ہے حاصل مجھکو
نخلِ ایماں ہے وہی چشمۂ عرفاں ہے وہی

ذرّہ ذرّہ میں مرے رچ گیا دلدارِ ازل
ذکر میں لب پہ وہی۔ فکر میں پنہاں ہے وہی

آتشِ عشق و محبت کا وہی زور ہے پھر
قلب بریاں ہے وہی۔ دیدۂ گریاں ہے وہی

دیکھنے گیا ہوا کہ اب ایک ہوئے ہیں دونو
چاکِ داماں ہے وہی۔ چاکِ گریباں ہے وہی

پھر اسی تیغِ نظر سے یہ جگر ہے گھائل
طائرِ دل کے لئے ناوکِ مژگاں ہے وہی

رُوئے تاباں کو مرے یار کے دیکھے تو کوئی
مسکراہٹ ہے وہی چہرۂ خنداں ہے وہی

(وسیلۂ درگاہِ الٰہی)

دوستو مژدہ کہ اک خضرِ طریقت کے طفیل
پھر مرے دل میں رواں چشمۂ حیواں ہے وہی

اس وسیلہ کے سوا وصل کی صورت ہی نہ تھی
قاصدِ بارگہِ حضرتِ ذیشاں ہے وہی

میرا کیا منہ ہے کہ تعریف کروں اس کی بیاں
مہدیٔ وقت ہے وہ۔ عیسیٰٔ دوراں ہے وہی

اس کے ملنے سے ہمیں شاہدِ گم گشتہ ملا
آستانے کا شہِ حسن کے درباں ہے وہی

حمد ذاتِ باری

میرا محبوب ہے وہ جانِ جہانِ عشاق — اس سے جو دُور رہا قالبِ بیجاں ہے وہی
عالمِ کون و مکاں نور سے اس کے روشن — نغمہ ساز وہی - بوئے گلستاں ہے وہی
ذرّے ذرّے میں کشش عشق کی جس نے رکھی — مالکِ جسم وہی - روح کا سلطاں ہے وہی
رنگ سے اسکے ہے نیرنگیٔ عالم کا ظہور — گرمیٔ رونقِ بازارِ حسیناں ہے وہی
دل جو انساں کو دیا - دردِ محبت دل کو — قبلۂ دل ہے وہی درد کا درماں ہے وہی
جس نے آوازِ ستی ہوگیا اس کا شیدا — دیکھ لے جلوہ تو سو جان سے قرباں ہے وہی
خود تو جو کچھ ہے سو ہے نام بھی اسکے پیارے — حیّ و قیوم و صمد - ہادی و رحماں ہے وہی
عشق میں جس کے رقابت نہیں وہ یار ہے یہ — جسپہ بن دیکھے مریں لوگ - یہ جاناں ہے وہی
لاکھ خوشیاں ہوں مگر خاک ہیں بے وصلِ نگار — قربِ حاصل ہے جسے خرم و شاداں ہے وہی
حُبِّ دنیا بھی نہ ہو - خواہشِ عقبےٰ بھی نہ ہو — جزُ خدا کچھ بھی نہ ہو - طالبِ جاناں ہے وہی

ٹھوکر سے بچو

نفسِ امّارہ جسے کہتے ہیں اربابِ نظر — راہِ الفت میں بس اک خارِ مغیلاں ہے وہی
جس سے یہ رہزن و سفاک بھی مغلوب نہو — یار کی راہ سے گم گشتہ "حیراں" ہے وہی

دعا

اب تو دل میں ہے فقط ایک تمنّا باقی — آرزو و حسرت وہی - خواہش و ارماں ہے وہی
درگہِ قدس سے قائم رہے رشتہ اپنا — لیکن اس کا بھی - اگر ہے تو نگہباں ہے وہی
تشنۂ جامِ محبت کی دُعا ہے اس سے — ساقیٔ میکدۂ محفلِ مستاں ہے وہی

ق

آپ دیتے نہ تھکیں اور ہیں پیتے نہ تھکوں — یہ سزاوار ہے یہی - آپکے شایاں ہے وہی
ہاتھ پکڑا ہے تو اب چھوڑ نہ دیں للہ — مدتوں دور رہا جو - یہ پشیماں ہے وہی
سچ تو یہ ہے کہ سبھی میری خطا تھی ورنہ — اپنے بندوں پہ کرم آپکا ہر آں ہے وہی
ہم تو کمزور ہیں پر آپ میں سب قدرت ہے — جو بھی مشکل ہے مجھے - آپ کو آساں ہے وہی

للہ الحمد میانِ من و او صلح فتاد
حوریاں رقص کناں ساغرِ شکرانہ زدند

تبلیغِ احمدیت وسیع پیمانہ پر کرنے کی ضرورت

اس عنوان کے ماتحت ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء کے اخبار الفضل میں اور بذریعہ خطوط یہ تجویز احبابِ جماعت کے سامنے پیش کی گئی تھی - کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقفِ رخصت کو زیادہ کامیاب بنانے کے لئے اور اس تحریک میں حصہ لینے والے دوستوں کی سہولت کے لئے ہر ضلع میں ایک تبلیغی مرکز ہونا چاہیئے - تاکہ احباب کو وہاں کے رسم و رواج نیز زبان سے واقف ہونے کی وجہ سے پورے طور پر تبلیغی فرائض ادا کرنے کا موقعہ ملے - تبلیغی مرکز مقرر کرکے دفتر کو اطلاع دینے کی آخری تاریخ ۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء مقرر کی گئی تھی -

اس تاریخ تک صرف چھ مرکزی جماعتوں (جہلم - راولپنڈی - سیالکوٹ - کیمبل پور - سرگودھا - گجرات) نے توجہ کی ہے - جزاھم اللہ احسن الجزا - باقی جماعتوں کو یاددہانی کرائی جاتی ہے - کہ وہ بہت جلد جلسے کرکے دوستوں کے مشورہ سے کوئی مرکز تبلیغی معین کرکے دفتر کو اطلاع دیں - تاکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کو زیادہ سے زیادہ دوست عملی جامہ پہنانے کے قابل ہوسکیں -

(انچارج تحریک جدید قادیان)

دو علمی غلط فہمیوں کا ازالہ

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

(۱)

بعض لوگ غلطی سے مخالفوں کے سامنے یہ کلی اصل پیش کیا کرتے ہیں - کہ جب توفی کا لفظ ہو یعنی وفی کا مادہ بابِ تفعّل سے ہو - اور اللہ تعالےٰ فاعل اور ذی روح مفعول بہ ہو - تو اس لفظ کے معنے سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہوتے - مگر یہ اصل غلط ہے - بلکہ جو اصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ جب توفی کا لفظ ہو یعنے وفی کا مادہ بابِ تفعّل سے ہو - اللہ تعالےٰ فاعل اور ذی روح مفعول بہ ہو - تو اس لفظ کے معنی سوائے قبض روح کے اور کچھ نہیں ہوتے - یعنی بجائے موت کے لفظ کے قبض روح کے الفاظ ہونے چاہئیں - کیونکہ قبض روح عام ہے - اور موت خاص اور قبض روح کی دو صورتیں ہیں - موت اور نیند اور توفی کا مفہوم دونوں پر حاوی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ

اللہ قبض کرتا ہے جانوں کو ان کی موت

حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ

کے وقت - اور جو نہ مرے - تو

فِيْ مَنَامِهَا -

انکی نیند کے وقت

پس توفی کے معنی قبض روح کے ہیں خواہ بذریعہ موت کے ہو اور خواہ بذریعہ نیند کے ہاں یہ ضروری ہے - کہ جب توفی کا لفظ بولا جائے گا - تو لازماً وہاں قبض روح سے مراد موت ہی ہوگی - اور نیند صرف وہاں مراد ہوگی جہاں اس کا قرینہ ہو

(۲)

بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں - اور مخالفوں کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ سچے نبی کے لئے ضروری ہے کہ وہ دعوے کے بعد کم سے کم ۲۳ سال تک زندہ رہے اور جو ۲۳ سال کے اندر اندر فوت ہوجائیگا وہ ضرور جھوٹا ہوگا - مگر یہ غلط اصل ہے بلکہ وہ اصل جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ولو تقوّل علینا والی آیت سے استدلال کرکے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے ہونے کا دعوےٰ کرے - اور وہ کلام لوگوں کے سامنے پیش کرے - جو اس پر نازل ہوا ہے - اور پھر باوجود الہامات کے شائع ہونے کے ۲۳ سال تک زندہ رہے تو وہ ضرور سچا ہوگا - یعنی ۲۳ سال گذرنے کے باوجود جھوٹا نہیں ہوسکتا - بلکہ ایسا شخص ضرور سچا ہوگا - پس سچے کے لئے ۲۳ سال کا گزرنا شرط نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص سچا ہو مگر ۲۳ سال کی مہلت اسے نہ ملے - مگر یہ ناممکن ہے کہ کسی شخص کو ۲۳ سال کی مہلت ملے اور پھر وہ جھوٹا ہو - پس ۲۳ سال کا ملنا تو یقیناً سچے ہونے کی علامت ہے - مگر ۲۳ سال کا نہ ملنا جھوٹے ہونے کی علامت نہیں - اور اس مسئلہ کی دو صورتیں ہیں -

(۱) زید دعوےٰ کرتا ہے کہ خدا نے مجھے مبعوث فرمایا ہے - اور وہ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے - اور زید خدا کا کلام لوگوں میں شائع کردیتا ہے - اور پھر اس پر ۲۳ سال گزر جاتے ہیں - تو یہ شخص یقیناً سچا ہوگا اور ناممکن ہے کہ جھوٹا ہو -

(۲) بکر دعوےٰ کرتا ہے کہ خدا نے مجھے مبعوث فرمایا ہے - اور وہ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے - اور بکر خدا کا کلام لوگوں میں شائع کردیتا ہے - اور پھر اس پر ۲۳ سال نہیں گزرتے بلکہ پندرہ برس کے بعد وہ فوت ہوجاتا ہے - تو یہ شخص ضروری نہیں کہ جھوٹا ہو بلکہ ہوسکتا ہے - کہ سچا ہو اور ہوسکتا ہے کہ جھوٹا ہو - پس ایسے شخص کی صداقت معلوم کرنے کے لئے لو تقوّل علینا والی آیت معیار نہ ہوگی - بلکہ اسے قرآن مجید کے دوسرے معیاروں پر پرکھا جائے گا -

اگر ان معیاروں کی رو سے وہ سچا ثابت ہو تو اسے سچا سمجھا جاوے گا ورنہ جھوٹا۔ خلاصہ یہ کہ ۲۳ سال کا نہ گذرنا سچے اور جھوٹے کے لئے معیار نہیں ہاں ۲۳ سال کا گذر جانا یقیناً معیار ہے کہ سوائے سچے کے کسی اور میں نہیں پایا جا سکتا پس جس کو دیکھو کہ دعویٰ کے بعد اس پر ۲۳ سال گذر گئے۔ اسے ضرور سچا سمجھو اور جو دعویٰ کے بعد ۲۳ سال کے اندر فوت ہو جائے اسے اس معیار پر نہ پرکھو۔ اور اس معیار کی وجہ سے نہ اسے سچا سمجھو نہ جھوٹا بلکہ اس کے صدق یا کذب کے معلوم کرنے کے لئے قرآن مجید کے دوسرے معیار مثلاً پاک زندگی پیشگوئیوں کا پورا ہونا اپنے مقصد میں کامیاب ہونا وغیرہ وغیرہ پر غور کرنا پڑے گا۔ خلاصہ در خلاصہ یہ کہ بعض معیار تصدیق اور تکذیب دونو کام دیتے ہیں مثلاً (۱) فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ والا معیار جھوٹے اور سچے دونو کے لئے معیار ہے یعنی جس مدعی نبوت کی دعویٰ سے قبل زندگی ناپاک ہوگی وہ اپنے دعویٰ نبوت میں بھی جھوٹا ہوگا اور جس کی زندگی سراسر پاک ہوگی وہ اپنے دعویٰ نبوت میں بھی سچا ہوگا۔

(۲) اسی طرح پیشگوئیوں کا معیار تصدیق اور تکذیب دونو کرتا ہے یعنی جس کی پیشگوئیاں پوری ہوں گی۔ وہ سچا اور جس کی پیشگوئیاں جھوٹی ہونگی وہ جھوٹا ہوگا۔

لیکن لو تقول علینا والی آیت کا ۲۳ سالہ معیار صرف تصدیق کا کام دیتا ہے۔ تکذیب کا نہیں۔ یعنی جس پر دعویٰ کے بعد ۲۳ سال گذر جائیں گے وہ ضرور سچا ہوگا مگر جس پر نہ گذریں گے وہ ضروری نہیں کہ جھوٹا ہو یعنی ۲۳ سال کا گذرنا سچائی ثابت کرتا ہے مگر نہ گذرنا جھوٹ ثابت نہیں کرتا مثلاً

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دعویٰ کے بعد ۲۳ سال گذرے تھے اس لئے آپ ضرور سچے ہیں۔

(۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام پر دعویٰ کے بعد ۲۳ سال نہیں گذرے مگر آپ جھوٹے نہیں۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ۲۳ بلکہ ۲۸ سال سے زیادہ عرصہ گذرا اس لئے آپ ضرور سچے ہیں۔

یہ مضمون ذرا پیچیدہ اور قدرے علمی ہے امید ہے کہ جماعت کے اہل علم دوسرے افراد کو دونو مفہوموں میں فرق سمجھا دیں گے۔ اور اسی پیچیدگی کی وجہ سے مجھے بھی تکرار سے کام لینا پڑا ہے۔

بلاتفصیل رقوم کی تفصیل احباب جلد بھجوائیں

ممالک غیر سے بعض احباب نے چندہ کی رقوم بھجوائی ہیں۔ لیکن اس کی تفصیل ہمراہ نہ ہونے کی وجہ سے۔ امانت بلاتفصیل میں پڑی ہوئی ہیں۔ ان رقوم کی تفصیل کے لئے ۱۵/۱/۳۶ کو خطوط بھی بھیجے گئے ہیں۔ اب بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل رقوم کی فرستندہ صاحبان۔ جلد تفصیل بھجوا دیں۔ ورنہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۳۴ء یہ رقوم ۵ دسمبر ۳۶ء کے بعد چندہ عام میں داخل کرا دی جائیں گی۔ اس صورت میں اگر کسی صاحب کی غیر متعلق مدات میں رقم داخل ہو گئی۔ تو اس کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔

نمبر شمار	نام فرستندہ رقوم	تاریخ موصولہ رقم	رقم
(۱)	N. Z. Deen Colamba	۱۴ ۱۰/۳۶	۲۰/-
(۲)	حافظ جمال احمد صاحب ماریشس	۲۸ ۲/۳۶	۲۰/-
(۳)	میاں حبیب اللہ صاحب آبادان	۲۱ ۶/۳۶	۱۹/۱/-
(۴)	A. G. Kark Zanjibar	۱۴ ۳/۳۶	۱۱/۹/-
(۵)	Do.	۸ ۱۰/۳۶	۷۹/۸/-

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

واقعات عالم پر نظر

(۱) یوروپین سیاست کا نیا رنگ

(۲) مشرق کا ہوشیار رہنما

(۳) لیگ کو ہوائی ڈاک

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

مغربی مغرور اقوام کو کچھ ایسی اپنی پڑی ہے کہ جب وہ ایک بات درست کرنے لگتی ہیں تو دوسری بگڑ جاتی ہے۔ انگلستان لیگ کے ذریعہ حکومت کرنا چاہتا تھا۔ فرانس معاہدات حفاظت سے اپنے اندفاع کی فکر میں منہمک رہا ہے مگر ان ہر دو طاقتوں کو ایک طرف لیگ کے اندر چھوٹی حکومتوں کے نمائندوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا ہوا ہے اور دوسری طرف جنگ عظیم کے ایک عزیز رفیق کی جدائی کے اعلان نے دائن اور ٹیمز دونو کے سیاسی پانیوں میں طوفانی تموج پیدا کر دیا ہے۔ یعنی شاہ لیوپولڈ والئ بلجیم نے حفاظت کی زنجیروں کو توڑ کر اور ہالینڈ و سوئٹزرلینڈ کی طرح غیر جانبدار ملک رہنے کا اعلان کر کے خفیہ و ظاہری معاہدات اور انگلستان۔ فرانس و بلجیم کے متحدہ و متفقہ مغربی خط اندفاع کو مضبوط کئے جانے سے پہلے ہی توڑ دیا ہے آسٹریا کے چانسلر شسنگ نے اٹلی کے اشارہ سے ڈکٹیٹر شپ کے اختیارات استعمال کرنے شروع کر دئے ہیں اور Haps burg ہیپسبرگ کے شاہی خاندان کو حکومت کے لئے طلب کر لینے کے منصوبے کئے جا رہے ہیں اس پر جرمن ناراض ہے اور اٹلی کا ایک معتمد خاص برلن سیاسی الجھنوں کو سلجھانے گیا ہے۔ روس مطالبہ کر رہا ہے کہ جرمنی و اٹلی و پرتگال نے سپین کے معاملات میں غیر جانبداری کے معاہدہ کو توڑا ہے تحقیقات کر کے پرتگال کو سزا دی جائے

جرمنی روس پر حملہ کی تجاویز مکمل کر رہی ہے روس جرمنی کو ہوش میں لانے کے منصوبے سوچ رہا ہے انگلستان کی ہر جماعت اپنی کمزوری محسوس کر کے بری۔ بحری اور ہوائی طاقت کو بڑھانے کا حکومت کو مشورہ دے رہی ہے۔ ایک زبردست انگریز جماعت جرمنی سے دوستی کی حامی ہے اور فرانس و روس سے بگاڑ لینے کو برا نہیں سمجھتی۔ مجلس اقوام کے تابوت میں آخری کیل لگانے کے سامان ہو رہے ہیں۔ فسطائی و اشتراکی عقائد اس طرح یوروپین اقوام پر مسلط ہیں۔ جس طرح لیوتر و کالون کی تعلیم کے وقت کیتھولک و پراٹسٹنٹ خیالات میں تصادم تھا۔ دکھائی تو یہ دیتا ہے کہ یہ نیا سیاسی رنگ جلد خونیں رنگ لائے گا اور یاجوج ماجوج کو اسلامی ممالک کی تاخت و تاراج کا مزہ چکھائے گا۔

(۲)

مشرقی طاقتوں میں سے جسے ایک طاقتور حکومت کہا جا سکتا ہے وہ صرف جاپان ہے اور اس طاقت کو مشرق کا رہنما کہا جا سکتا ہے۔ اس وقت جاپان مغربی حکومتوں کے سیاسی اختلافات اور "گھر میں آگ" کے فکر سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ چنانچہ چین کے ساتھ درمیانہ روی، سختی و نرمی کا برتاؤ جاری ہے۔ روسی سرحدات پر مضبوط افواج متعین کی جا رہی ہیں۔ چین سے یوروپین مالی فوجی تمدنی اثرات خارج کر کے ان کی جگہ جاپانی اثرات داخل کئے جا رہے ہیں افغانستان۔ ایران۔ عراق کی تجارت قومی تجارتی کمپنیاں بنوا کر اور ان کو

اجارہ داری کر گئے ان کے ذریعہ اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ خلیج فارس میں جاپانی داخلہ تجارت کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ سب سے آخری کاری ضرب فرانس و انگلستان کی سرحدات۔ پر سیام سے دوستی کر کے لگائی ہے۔ سیام کے لئے جہاز بنائے جا رہے ہیں۔ خبر ہے کہ چار آبدوز کشتیاں بھی تیار ہو رہی ہیں۔ سنگاپور کا بحری مرکز جاپان چین سیام اتحاد کے مقابل ناکارہ ہو گا۔ اور ہندوستان پر برطانوی سیادت اور ہند چینی پر فرانسیسی حکومت کو ٹکر میں ڈالے گا۔ مگر مشرق اپنے ہوشیار رہنما سے سبق لے کر اب مغرب کا مقابلہ اور آئندہ مغرب پر سبقت لے جا سکتا ہے لاریب بجز انکاہل کا انگلستان مشرق کا ہوشیار سیاسی رہنما ہے ؁

(۳)

ایک وقت ہندوستان کا خارجی معاملہ مسئلہ خلافت کا حل سمجھا جاتا تھا۔ اور ہز ہائی نس آغا خاں و مہاراجہ بیکانیر نے مغربی اقوام کو جنگ عظیم کے بعد یہی یقین دلایا تھا۔ مگر خداوند تعالےٰ نے ہندوستان سے ایک روحانی طاقت پیدا کی ہے۔ جس کا مرکز قادیان ہے۔ جس کے ماتحت روحانی حکومتیں دنیا بھر میں قائم ہیں۔ قادیان کی روحانی فتوحات کا دائرہ وسیع ہے۔ اور ہندوستان کے خارجی معاملات کا سوال اب مرحوم ترکی خلافت کے ساتھ وابستہ نہیں۔ بلکہ خلافت قادیان کے ساتھ ہے جس کے نمائندے قریباً دنیا کے ہر ملک میں خدا کی مخلوق کے قلوب کی سرزمین کو تسخیر کر رہے ہیں۔ اور روحانی سامانِ رسد کے لئے ہندوستان کے محتاج ہیں۔ ان مجاہدین کو خلافت کی ہدایات کا پہونچانا ایک اہم کام ہے۔ اس کے لئے جس قدر کم وقت صرف ہو اسی قدر سہولت ہے۔ قادیان سے لیگوس لنڈن کے راستہ گیارہ ہزار میل سے اوپر ہے۔ اور ایک خط کا جواب جلد سے جلد اڑھائی ماہ میں مل سکتا تھا۔ مگر خدا نے خلیج گنی کو قادیان کے قریب کر دیا اور اب لیگوس مغربی افریقہ کا احمدی اپنے امام کے جواب کو کراچی۔ قاہرہ۔ خرطوم۔ کانو۔ لیگوس ہوائی ڈاک سروس کے ذریعہ انشاء اللہ پہلے سے آدھے وقت میں حاصل کرے گا۔ اس لئے ہم کو مسرت ہے۔ کہ ہم اپنی جماعت کے حالات سے جلد جلد واقف ہو سکیں گے۔ اور مبلغین مغربی افریقہ قادیان سے جلدی ہدایات حاصل کر سکیں گے۔ سیاسی امور کی طرح تبلیغی امور کے لئے ڈاک کا سلسلہ مختصر ہے اور یہ نئی ہوائی ڈاک سروس ہمارے لئے انہی فضلوں میں سے ایک فضل اور ہندوستان سے آئندہ بڑھنے ہوئے خارجی تعلقات میں سے ایک صالح ہے۔

چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کی میعاد قریب الاختتام ہے

احباب جلد توجہ فرمائیں

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور چندہ تحریک جدید سال دوم کے وعدے پیش کرنے والے مخلصین کو معلوم ہو جانا چاہیئے کہ دوسرے سال کے وعدوں کا آخری وقت یکم دسمبر ۱۹۳۶ء ہے۔ سوائے ان کے جنہوں نے اپنی اس میعاد میں توسیع کرالی ہے۔ یا وعدہ کے وقت ہی انہوں نے ماہ دسمبر یا جنوری میں ادا کرنے کا وقت معین کر دیا تھا۔ یا یہ کہ وہ احباب جو یکم دسمبر ۱۹۳۶ء تک نہیں ادا کر سکتے۔ وہ اب میعاد میں توسیع کی مہلت حاصل کر لیں۔ باقی تمام احباب کو اپنے وعدہ کی تمام رقم یکم دسمبر ۱۹۳۶ء تک پوری کر دینی چاہیئے۔ اس سے جہاں ان کا وعدہ پورا ہو گا وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا اور خوشنودی بھی حاصل ہو گی۔ افسوس ہے کہ جماعتوں میں معتدبہ حصہ ایسا پایا جاتا ہے۔ جن کے وعدے میں تینتیس فی صدی سے زیادہ کمی ہے۔ مثلاً ایسی جماعتیں ہیں۔ کہ وہ اگر پانچ۔ دس۔ بیس۔ تیس۔ چالیس۔ پچاس کی رقوم اپنے بقایا وعدوں میں بھیج دیں۔ تو ان کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو جاتا ہے۔ پس ایسی جماعتیں جن کے وعدہ میں صرف پچاس ساٹھ کی کمی سو فی صدی چندہ کے پورا ہونے میں ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرنے کی طرف خاص توجہ دیں۔ کیونکہ اگر ان کی جماعت کے وعدوں میں ایک روپیہ کی بھی کمی رہی۔ تو ان کی جماعت مکمل ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست میں نہیں آئے گی۔ بلکہ اس فہرست میں وہی جماعتیں آسکتی ہیں۔ جن کے وعدوں کی وصولی میں ایک پائی کی بھی کمی نہ ہو۔

(۲) وہ جماعتیں جن کے وعدوں میں تینتیس فی صدی سے زائد بقایا ہے جنکی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ اگرچہ انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر خاص توجہ کی ہے۔ مگر ابھی مزید سعی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وقت بہت ہی کم ہے۔ صرف ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہے۔ مجلس مشاورت کے نمائندگان اور دوسرے ذی اثر و بارسوخ اور وعدہ پورا کرنے والے احباب کو اس لئے توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ اگرچہ وہ خود اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر چکے ہیں۔ لیکن جماعتی رنگ میں ان کی جماعت کا نام اسی صورت میں نیک نامی کے ساتھ آسکتا ہے۔ جبکہ ان کی جماعت کا وعدہ پورا ہو جائے۔ پس چونکہ ان کی جماعت میں بقایا کی رقم زیادہ ہے اور وقت کم۔ اس لئے انہیں خاص توجہ کر کے یکم دسمبر ۱۹۳۶ء تک اپنی جماعت کا وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔

(۳) اگر کوئی دوست اپنا چندہ تحریک جدید کسی وجہ سے براہ راست ارسال کرنا چاہیں۔ یا ایسے دوست ہوں جو اپنی جماعت سے فاصلہ پر رہتے ہوں۔ اور وہ چاہتے ہوں کہ ان کا روپیہ مرکز میں جلد پہنچ جائے۔ یا ایسے دوست ہوں جو بعض خاص حالات کے ماتحت اپنا چندہ تحریک جدید براہ راست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرنا مناسب خیال فرماتے ہوں۔ تو چونکہ دفتر تحریک جدید میں جہاں ہر جماعت کا حساب بحیثیت مجموعی رکھا جاتا ہے۔ وہاں ہر جماعت کے ہر فرد کا بھی حساب اسم وار رکھا جا رہا ہے۔ اس لئے دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید کی طرف سے عام اجازت ہے۔ کہ چندہ تحریک جدید بے شک براہ راست ارسال فرمائیں۔ ان کا وصول شدہ روپیہ جہاں ان کی جماعت کے حساب میں جمع کر دیا جائے گا۔ وہاں ان کے اسم وار کھاتہ میں بھی دکھا دیا جائے گا۔ دفتر تحریک جدید کو اس میں کوئی دقت نہیں۔ پس دوست چندہ تحریک جدید براہ راست ہی ارسال فرما سکتے ہیں۔ اور اس میں کسی قسم کی روک نہیں ہے ؁

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

نظارت بیت المال کا ایک ضروری اعلان

بعض احباب چندہ بھیجتے وقت تفصیل چندہ ساتھ نہیں بھیجتے۔ جس کی وجہ سے رقوم جن مدات کے لئے بھیجی جاتی ہیں ان میں داخل ہونے کی بجائے کئی کئی ماہ تک امانت بلاتفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ پھر بعد انتظار حسب فیصلہ مجلس مشاورت جن کی تفصیل نہ آئے۔ وہ رقوم چندہ عام میں مجبوراً داخل کرا دینی پڑتی ہیں۔ اس لئے عہدہ داران جماعت اور احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ترسیل زر کے وقت مندرجہ ذیل امور کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔ ورنہ رقوم کے غلط اندراج کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔ (۱) تمام رقوم بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان ارسال کی جائیں۔ (۲) تفصیل زر بھی ہمراہ کے ساتھ یا منی آرڈر کوپن پر رقم بھیجتے وقت ساتھ ہی بھجوا دی جایا کرے۔ علیحدہ بھیجنے میں مرسلہ رقم خواہ مخواہ امانت بلاتفصیل میں رکھنی پڑتی ہے۔ اور پھر بعد انتظار چندہ عام میں داخل ہو جاتی ہے۔ (۳) جس جماعت کی رقم ہو اس جماعت کا نام صاف اور خوشخط لکھا جائے۔ (۴) موصیوں کا نمبر وصیت صاف اور خوشخط ہو۔ اسی طرح دیگر مدات کی تفصیل بھی صاف اور خوشخط لکھی جائے۔ (۵) اگر چندہ ایسے افراد کا ہے جو اپنا چندہ براہ راست بھیجتے ہوں۔ تو وہ بھی ملا و ملا کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں ؁ ناظر بیت المال قادیان

تحریک تعمیر مہمان خانہ و توسیع مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ

(اور)

جلسہ سالانہ کا خیر مقدم

(۵)

دفتر بیت المال سے چندوں کی جو تحریک کی گئی ہے۔ اس کا عہدیداران جماعت اور احباب نے مخلصانہ خیر مقدم کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جو رقوم اقساط میں موصول ہو رہی ہیں۔ اس کی پانچویں فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتیں۔ اور احباب ایسے ہیں جنہوں نے اس تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ جلسہ سالانہ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ سامان خورد و نوش کے لئے فوری روپیہ کی ضرورت ہے۔ نیز تعمیرات مہمان خانہ و مساجد کے لئے بھی روپیہ کا سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ اس لئے جنہوں نے ابھی تک اس میں کوئی حصہ نہ لیا ہو۔ یا ان کے ذمہ اقساط واجب الادا ہوں۔ وہ جلد اپنے اپنے ذمہ کی رقم ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

اسمار چندہ دہندگان — رقم چندہ

- ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب زابل ایران — ۶۶/-
- منشی محمد رحیم الدین صاحب سکرٹری جماعت نائی والہ منٹگمری — ۲۳/۵
- چوہدری عبد المومن صاحب سکرٹری جماعت ناصر آباد سٹیٹ سندھ — ۵/-
- سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی — ۲۱/۴
- غلام حسین صاحب ایاز سنگا پور — ۱۰/-
- بابو عبد اللہ خان صاحب کوئٹہ — ۱۲۱/۷
- میاں محمد ابراہیم صاحب ..... ڈنگی گجرات — ۲۵/-
- ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کورٹ سرانگ اٹک — ۲/-
- میاں محمد عبد اللہ صاحب قصور — ۱/-
- سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکرٹری جماعت سکندر آباد — ۲۵۶/۸/۴
- رفیع الزمان صاحب سکرٹری جماعت کراچی — ۴۲/۸
- میاں غلام حسین صاحب سکرٹری جماعت نئی دہلی — ۳۱/۱۰
- میاں محمد جمیل صاحب فیروز پور — ۸/۱۱
- میاں شمس محمد صاحب شاہپور ..... — ۳۵/۵/-
- مولوی غلام احمد صاحب جاندیاں شاہدرہ — ۳/-
- ماسٹر حشمت حسین صاحب سکرٹری جماعت گوجرہ۔ لائل پور — ۱۹/۴
- ماسٹر محمد یار علی صاحب کالی ڈیرہ سندھ — ۳/-
- میاں شبیر الرحمٰن صاحب سکرٹری جماعت جمشید پور — ۷/۰
- حافظ عبد الجلیل صاحب شاہجہان پور — ۱/-
- مولوی سراج الحق صاحب پٹیالہ — ۵/-
- سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ کنانور — ۶/۸
- ماسٹر علی شاہ صاحب پٹواری جہلم — ۱۹/۴
- ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب نئی دہلی — ۱۲/-
- میاں اے عزیز صاحب نئی دہلی — ۱۰/-
- ڈاکٹر محمد احسان صاحب ڈنگوره ضلع انبالہ — ۳/- ، ۵/-
- میاں محمد عبد اللہ صاحب چھاؤنی نوشہرہ — ۳۸/-
- مولوی رحیم الدین صاحب سکرٹری جماعت نائی والہ منٹگمری — ۲/-
- علی بخش صاحب سکرٹری جماعت صریح جالندھر — ۱۹/۵
- سید بہادل شاہ صاحب سکرٹری جماعت امرتسر — ۵/۵
- شیخ نواب الدین صاحب سکرٹری جماعت چانگریاں سیالکوٹ — ۹/۰/-
- نیاز محمد صاحب گھو وال سیٹلمنٹ منٹگمری — ۱۵/-
- چوہدری باغ دین صاحب سکرٹری جماعت چک ۳۳ جنوبی ۱۱۰ — ۳/۱۲/-
- ڈاکٹر محمد الدین صاحب بنوں — ۲۲/-
- محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن — ۵۰۹/۲/۸
- میاں محمد صدیق صاحب کراچی — ۴/-
- بل نمبر ۹۵ — ۲/۱۴/-
- اہلیہ سردار کوڑا خان صاحب بلوچ ڈیرہ غازی خان — ۲/۰
- سخاوت علی صاحب شاہجہان پور — ۱۰/-
- اللہ بخش صاحب الہ آباد — ۱۷/-
- مرزا مبارک بیگ صاحب کلانور — ۳/-
- اللہ داد صاحب مدرسہ گوجرانوالہ — ۱/-
- مکرمہ محترمہ والدہ صاحبہ سردار امیر محمد خان صاحب کوٹ قیصرانی — ۸/-
- میاں تاج محمد خان صاحب اسماعیلہ پشاور — ۵/-
- حاجی حبیب احمد صاحب شیموگہ — ۵۰/-
- جماعت سول لائن لاہور بذریعہ دفتر امانت — ۲۵/-
- ڈاکٹر غلام غوث صاحب محلہ مسجد مبارک قادیان — ۲۳/۸
- میاں بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون — ۵/-
- میاں محمد عبد الرحیم صاحب رائچور — ۱۴/۱۲/-
- چوہدری شاہ محمد صاحب سکرٹری جماعت پٹیالہ گجرات — ۱۳/۵
- محمد عمر خان صاحب ترنگ زئی پشاور — ۶/-
- میاں الطاف حسین صاحب شاہجہان پور — ۱۲/۱/-
- بھائی اللہ داد صاحب سکھر — ۲/۸
- ڈاکٹر رحیم بخش صاحب حویلی بہادر شاہ جھنگ — ۴۱/-
- ڈاکٹر محمد اشرف صاحب سکرٹری جماعت ..... جہلم — ۵/-
- محمد ابراہیم صاحب ننکانہ صاحب — ۲/-
- اللہ بخش صاحب چک ۵۵ گ ب لائل پور — ۳/-
- علی بخش صاحب سکرٹری جماعت صریح جالندھر — ۴/۱۵/۰
- سید بشیر احمد صاحب کوٹڑی سندھ — ۵۰/-
- عبد الکریم صاحب مزنگ لاہور — ۵/۰
- ملک حسن محمد صاحب محلہ مسجد مبارک — ۲/۱۰/-
- جمعدار شیر محمد خان صاحب نوشہرہ — ۳۰/-
- غلام محمد صاحب چک نمبر ۲۷ الف سندھ — ۲۳/۱/-
- خواجہ محمد شریف صاحب جماعت مانسہرہ — ۵/-
- سکرٹری صاحب پٹی لاہور — ۱/-
- ڈاکٹر ایس اے صوفی جگادھری — ۵/-
- حسن الدین صاحب سکرٹری جماعت کھیوکلاں۔ جہلم — ۱۴/۰
- نذیر احمد صاحب چاہ احمدیاں ملتان — ۲/۴/-
- نذیر احمد خان صاحب سکرٹری جماعت منٹگمری — ۲۴/۲
- میاں اللہ داد صاحب قادیان — ۳/۰
- سید محمد محسن صاحب — ۲/۸/۰
- منظور حسین صاحب ٹورو — ۹/-
- محمد حسین صاحب چتوڑ گڑھ میواڑ — ۲/-
- محمد بشیر الدین صاحب مظفر پور — ۲/۸/-
- منظور علی خان صاحب جماعت پوریکائیہ — ۱۰/۰/-
- شیر خان صاحب سکرٹری جماعت شہر سیالکوٹ — ۶۴/۳/۴
- ظہیر احمد صاحب راولپنڈی — ۶۲/-
- مستری شمس الدین صاحب گولیکے گجرات — ۱۳/۷/-
- عبد اللہ صاحب سکرٹری جماعت ناروال گجرات — ۲/-

قبولِ احمدیت کی داستان

مَیں بفضلِ خدا قرآن شریف کا حافظ ہوں۔ خوشاب کے احرار سے میرے تعلقات تھے۔ ایک ماہ کے قریب ہوا۔ کہ سلائی کا کام سیکھنے کے لئے مَیں اپنے ماموں الٰہ دین صاحب احمدی کے پاس قادیان آیا۔ اور مقامی احرار سے کام سیکھنا شروع کر دیا۔ ماموں صاحب یا کوئی دیگر احمدی جب کبھی تبلیغ کرتے میں کوئی توجہ نہ دیتا۔ ۲۲ اکتوبر ملک عمر خطاب صاحب خوشاب سے قادیان مجلس مشاورت کے لئے آئے۔ اور ماموں صاحب کے ہاں آکر ٹھیرے۔ ماموں صاحب نے ان کو میرے حالات بتلائے ملک صاحب پہلے مجھے نہیں جانتے تھے۔ مگر حب الوطنی کی وجہ سے فوراً کہا کہ انشاء اللہ بیعت کر کے جاؤں گا۔ اس آواز نے میرے اندر گھبراہٹ پیدا کر دی کیونکہ میں ملک صاحب کے حالات سے واقف تھا۔ چنانچہ یہ سارا قصہ احرار پر ظاہر کر کے کہا کہ اگر کوئی انتظام میری نصرت کر سکتے ہو تو کرو۔ ورنہ اب نہ ہو کہ بیعت کر لوں احرار نے یہ جواب دیا کہ لاہور کانفرنس پر جا کر ۲۴ کو تار کے ذریعہ بلائیں گے ادھر ملک صاحب نے تبلیغ شروع کر دی۔ آخر تمام اعتراضوں کو چھوڑ کر صرف ایک اعتراض میں نے کیا کہ اگر اس کا جواب تسلی بخش دیا گیا تو اس پر غور کروں گا۔ اور وہ یہ کہ آیا حضرت مرزا صاحب نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے؟ ملک صاحب نے ہر ممکن طریق

سے اس پر روشنی ڈالی۔ کہ نہ انہوں نے خدائی کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور نہ کوئی ایسا مانتا ہے۔ آخر ہم کو تار آ گیا۔ اور شام کو ماموں صاحب سے میں نے اپنی روانگی کا ارادہ ظاہر کیا۔ ماموں صاحب گھبرائے۔ مگر ملک صاحب نے کہا کہ مت رد کو پھر مجھے کہا آج رات استخارہ کرو۔ اور اپنا ایک خواب بتلا کر جو ۲۲ تاریخ کو میری نسبت ان کو آیا تھا ماموں صاحب کو تسلی دی۔ اس کے مطابق میں نے رات کو استخارہ کیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ لاہور کی روانگی کے لئے اسٹیشن قادیان پر گیا ہوں۔ وہاں میرے استاد غلام مصطفےٰ سکنہ خوشاب جو غیر احمدی ہیں کھڑے ہیں۔ ان کے دریافت کرنے پر میں نے بتلایا۔ کہ لاہور جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ مت جاؤ اور ایک تھپڑ بھی رسید کیا۔ اور واپس اسٹیشن سے لا کر ماموں صاحب کے گھر قادیان چھوڑ گئے۔ میں خواب میں ہی چارپائی پر سو گیا۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص سفید ریش نورانی چہرہ کشادہ پیشانی والے نے آ کر مجھے گلے سے لگا لیا۔ اور کہا مجھے کیوں نہیں مانتا۔ اور کیوں سیدھے راستے پر نہیں آتا۔ اس کے نور نے میرا سینہ کھول دیا۔ چنانچہ اسی وقت ملک صاحب کو میں نے جگایا۔ اور خواب بتلائی۔ جس کے مطابق ۲۵ اکتوبر کو بفضل خدا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ عاجز کو استقامت اور ملک صاحب کو جن کے ذریعہ عاجز صراط مستقیم پر پہونچا ہے سعادت دارین عطا کرے۔ خاکسار شیر محمد سکنہ خوشاب حال قادیان

حصہ وصیت میں اضافہ

میاں کریم بخش صاحب موصی ۲۴۳۰ ولد میاں مہر بخش صاحب قوم راجپوت بھٹی ساکن بھاگو بھٹی تحصیل و ضلع سیالکوٹ نے اپنی وصیت بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۳ حصہ کی کرتے ہوئے قربانی کا اعلےٰ نمونہ دکھایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

نئی دنیا میں احمدیہ لائبریری کا قیام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت خاکسار نے کیتھولک عیسائیت کے مرکز ۲۵ لاکھ نفوس کی آبادی کے شہر بونس آئیرز میں احمدیہ لائبریری و دار المطالعہ قائم کیا ہے۔ مغربی دنیا میں اشاعت احمدیت میں شریک ہو کر ثواب حاصل کرنے والوں سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ وہ اس لائبریری کی ترقی و اضافہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر ہر قسم و ہر زبان کا مذہبی و علمی لٹریچر کتب رسالہ جات اخبارات وغیرہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ارسال فرما کر ثواب و شکریہ کے مستحق ہوں۔ انگریزی عربی سپینش۔ فرانسیسی۔ جرمنی و دوسری زبانوں میں احمدیہ لٹریچر کی سخت ضرورت ہے

M. Ramzan Ali. H. A.
Ahmadiya Muslim Missionary
Terrada 566 Buenosaires. Argentina

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ روس نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ ہسپانیہ میں باغیوں کی مستقل حکومت کسی صورت میں بھی قائم نہیں ہونے دے گا۔ اب جب کہ فسطائی حکومتیں باغیوں کی امداد پر کمربستہ ہو رہی ہیں۔ روس کے سفیر ہر جگہ دبی زبان سے اس امر کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ اگر فسطائیوں نے اپنی امداد کے سلسلے کو منقطع نہ کیا۔ تو روس ہسپانیہ میں فوج تک کی ترسیل سے گریز نہیں کرے گا۔ درۂ دانیال کی ابھی تک قلعہ بندی نہیں ہوئی۔ اس لئے روس کے لئے ہر وقت موقع ہے کہ اس آبنائے سے اپنے جنگی جہازوں کو گذار سکے۔ روسی بحیرہ بالٹک سے بھی اپنے جنگی جہازوں کو گذارنے کی جرأت کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔

بارسیلونا ۲۶ر اکتوبر۔ روزنامہ "ٹائمز" کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ مراکشی سپاہی علاقہ ہولنکا میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہسپانوی کرنل نے جو اس علاقہ میں حکومت ہسپانیہ کی سپاہ کا کمانڈر انچیف ہے عرب سپاہیوں کو بذریعہ ریڈیو مخاطب کرتے ہوئے مشورہ دیا۔ کہ ہسپانیہ سے فرار اختیار کر لیں۔ اور ان سے وعدہ کیا کہ ان کی جان بخشی کر دی جائے گی۔

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر کی اگزیکٹو کونسل نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ لاہور کی میونسپلٹی کو توڑ دیا جائے عنقریب اس امر کا اعلان کر دیا جائے گا اور یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ میونسپلٹی کا ایڈمنسٹریٹر مسٹر ای جونز سابق قائم مقام ڈپٹی کمشنر لاہور کو مقرر کیا جائے گا۔

بولونا (اٹلی) ۲۶ر اکتوبر۔ مسولینی نے ڈیڑھ لاکھ کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں ایک پیغام دینا چاہتا ہوں۔ جو کہ کوہستانوں اور سمندروں پر سے گزرتا ہوا ممالک عالم تک پہنچیگا میرا پیغام پیغام صلح ہے۔ فسطائی حکومت صلح کا اعلان کرتی ہے مگر یہ اعلان ۸۰ لاکھ سنگینوں کے بل پر کیا جاتا ہے اور یہ سنگینیں فسطائی نوجوانوں کے زبردست پنجہ میں ہیں۔

کلکتہ ۲۶ر علی پور کے آلہ زلزلہ پیمانے نے ۲۴ر اکتوبر کو زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس کیا۔ زلزلہ کا مرکز کلکتہ سے ۵ ہزار ۴۳۰ میل دور تھا۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ الاسکا میں زلزلہ آیا ہوگا۔

بمبئی ۲۶ر اکتوبر۔ تین روز کے امن و سکون کے بعد آج رات کے ابتدائی حصہ میں پھر حملوں کی وارداتیں شروع ہو گئیں۔ مختلف مقامات پر چند اشخاص پر چاقو وغیرہ سے حملے کئے گئے۔ جن میں سے تین ہندو ہیں اور تین مسلمان ہیں۔ پولیس نے پھر سخت احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں۔ اور فساد زدہ علاقہ میں پولیس گشت کر رہی ہے۔

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ایوان کونسل میں راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سر سکندر حیات خان ریونیو ممبر نے مسودہ قانون انتقال اراضی پیش کیا اور بل کے محاسن پر تقریر کی۔ ایک ترمیم پیش ہوئی۔ کہ انتقالی کھاتہ جات کی کارروائی کے کل اخراجات لوکل گورنمنٹ برداشت کرے لیکن یہ ترمیم گر گئی۔ جناب پیر اکبر علی صاحب اور چند دیگر ممبروں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ غریب کاشتکاروں پر یہ خرچ نہ ڈالا جائے۔ اور محکمہ مال ہی یہ سارا خرچ ادا کرے۔ بحث و تمحیص کے بعد بل پاس ہو گیا۔

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ آج پنجاب کونسل کے اجلاس میں غیر سرکاری ارکان کی طرف سے متعدد سوالات دریافت کئے گئے۔ قانون امداد مقروضین کے متعلق جناب پیر اکبر علی صاحب کے جواب میں مسٹر بائڈ ممبر خزانہ نے کہا۔ کہ گورنمنٹ نے اس ایکٹ کے دوسرے حصہ کی (طریق کار دیوالیہ) صوبہ کے کسی حصہ میں توسیع نہیں کی۔ علاوہ ازیں اور بھی کئی سوالوں کے جوابات دئے گئے۔ جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب کے سوال کے جواب میں سر شہاب الدین نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ پنجاب پبلک لائبریری میں اردو فارسی اور عربی کتب پر کم خرچ کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق تفصیلی اعداد و شمار سال گذشتہ کی رپورٹ سے مل سکتے ہیں۔

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ پنجاب کانگرس اور نیشنلسٹ پارٹی میں انتخابات کے سلسلہ میں اتحاد کے امکان پیدا ہو گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ دونوں پارٹیاں متحد طور پر انتخابات لڑیں گی۔

فیروزپور ۲۶ر اکتوبر۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہندوستانی فوجیوں کے لڑکوں کو صنعتی۔ ثانوی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے سلور ویڈنگ فنڈ سے مزید وظائف دئے جائیں۔ ان وظائف کے حقدار وہی لڑکے ہونگے۔ جن کے آبا و اجداد ہندوستانی فوجی افسر ہوں یا جنہیں آرمی ایکٹ کے ماتحت بھرتی کیا گیا ہو۔ یا جنہوں نے جنگ عظیم یا مابعد کے زمانوں میں جنگی خدمات سر انجام دی ہوں۔

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ آج سردار عبدالصمد خان صاحب سٹی مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں پانچ احراریوں کو زیر دفعہ $\frac{107}{151}$ تعزیرات ہند جلوس اور کانفرنس کے اجلاس کے دوران میں نیلی پوشوں پر حملہ کر کے ضربات پہنچانے کے الزام میں پیش کیا گیا۔ عدالت نے ملزمان کو دو دو ہزار روپیہ کی ضمانت حاضری اور نیک چلنی داخل کرنے کا حکم دیا۔

کراچی ۲۶ر اکتوبر۔ سندھ کے محکمہ زراعت کے افسر اعلیٰ نے تعلیم یافتہ افراد کی بیکاری کو رفع کرنے کے لئے ..... ایکڑ اراضی سندھ میں گریجوایٹوں کو وقف کرنے کی سکیم تیار کی ہے۔ یہ اراضی گریجوایٹوں کو ملکیت کے طور پر نہیں دی جائے گی بلکہ انہیں ۲۰ سال تک اجارہ دیا جائیگا۔

پیرس ۲۶ر اکتوبر۔ ترکی اور فرانس میں جس معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ معاہدہ مرتب ہو چکا ہے۔ اور اس پر فریقین نے دستخط ثبت کر دئے ہیں۔

برلن ۲۶ر اکتوبر۔ نازی حکومت نے جرمنی میں عام بھرتی کا اعلان کر دیا ہے اور ہر ہٹلر نے اعلان کیا ہے کہ تمام ملک کو ضروریات وقتی کے پیش نظر مسلح ہو جانا چاہئے۔

میڈرڈ ۲۶ر اکتوبر۔ جرمنی اور اطالیہ نے ۲۳ طیارے باغیوں کی امداد کو بھیج دئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان ہر دو ممالک نے معاہدہ عدم مداخلت کی خلاف ورزی شروع کر دی ہے۔

بیت المقدس ۲۶ر اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ رات کے وقت ایک وادی میں جو نابلس کے شمال مشرق کی طرف واقع ہے مسلح عربوں کے ہاتھوں ایک جنگ میں ایک برطانی سپاہی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ عرب ہلاک شدگان کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔

شنگھائی ۲۶ر اکتوبر۔ ہوپی کا گورنر جو جنرل چیانگ کیشک کا سرگرم حامی تھا۔ آج بعد دوپہر چینی ہانکو کے قریب قتل کر دیا گیا۔ قاتل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

برلن ۲۶ر اکتوبر۔ جرمنی۔ پولینڈ آسٹریا۔ ہنگری اور البانیہ نے اپنی اپنی سرحدات پر مصنوعی جنگ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اطالوی افواج بھی سرحدات کی طرف کوچ کر رہی ہیں۔ فرانس نے اپنی افواج کو تین محاذوں پر تقسیم کر دیا ہے۔ جرمنی۔ ہسپانیہ اور اطالیہ کی سرحدات پر فرانسیسی فوجوں کا زبردست اجتماع ہو رہا ہے۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ ہسپانوی صدر سائینور ازانا نے سرکاری طور پر اپنا صدر مقام بارسیلونا کو بنا لیا ہے۔ صدر کے ساتھ اس کے سٹاف کے متعدد ارکان بھی بارسیلونا چلے گئے ہیں۔

للہ ۲۵ر اکتوبر۔ ۲۲ر اکتوبر کی شب کو للہ ضلع جہلم میں زلزلہ کے متواتر جھٹکے محسوس ہوتے۔ لوگوں میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔

امرتسر ۲۶ر ستمبر۔ گندم مگھر ۳ روپے ۹ ومڑی۔ گندم ماگھ ۳ روپے ۱ آنہ $\frac{1}{2}$ ۱۰ پائی۔ سونا ۳۶ روپے ۱ آنہ چاندی ۵۰ روپے ۶ آنے سیر

ٹوکیو ۲۶ر اکتوبر۔ مانچوریا میں اس وقت جاپان کے متعین سپاہیوں کی تعداد [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی